امام خمینی (رح) کے سیاسی مواضع کی بررسی اور اس کا فرہنگ عاشورا سے اتصال

غلام علی پوریعقوبی

قیام عاشورا کی موقعیت:

منافقین اور اسلام دشمن عناصر کا منصوبہ آغاز کار ہی سے امت مسلمہ کی رہبری اور مرجعیت کی مسند ہے اہلبیت عصمت وطہارت کو حذف کرنا تھا اور "حسبنا کتاب اللہ "[1] کو عنوان کر کے پیغمبر اکرمؐ کی حیات طیبہ کے آخری لمحوں میں اس امر کا آغاز ہو اور حدیث لکھنے اور نقل کرنے پر پابندی لگا کر (جو اہلبیت کے بارے میں تھیں) اس کا سلسلہ جاری رہے اور آخر کار جعلی اور من گھڑت احادیث خلفاء کی منقبت میں نقل ہونے لگیں [2] اور فضائل اہلبیت سے متعلق حدیثوں میں تحریف اور ان کی تاویل کر کے بات یہاں تک پہنچ گئی کہ مشہور اور متواتر حدیث "ثقلین" [3] کے مفاد کے خلاف اہلبیت سے مرجعیت اور حاکمیت چھین لی گئی اور ان کے اور لوگوں کے درمیان فاصلہ ڈال دیا گیا۔

اس طرح سے حضرت علیؑ کو ۲۳ سال تک مسند خلافت سے دور رکھا اور جب ظاہری حکومت حضرت کو ملی تو جنگوں اور مزاحمتیں ایجاد کر دی گئی تاکہ امیر المومنین بعض ساتھیوں اور دوستوں کے نفاق اور بے وفائی کا شکوہ کیا [4]، اور دشمنوں کی عداوت کی وجہ سے خون جگر پیتے رہے چوراہوں پر دشمنوں کا آپ کو برا بھلا کہنا برسوں ایک واجب امر کے عنوان سے بدعت بن چکا تھا [5] وہ بھی اس طرح سے کہ عمر بن عبدالعزیز کی طرف سے اس کام پر پابندی لگائے جانے کے باوجود لوگوں نے فریاد کرنی شروع

---

[1]۔ اس جملہ کو اور اس کے کہنے والے کے بارے میں ملل نحل ا، شرح نہج البلاغہ ابن ابی الحدید ۵۱،٦، ملاحظہ ہو۔

[2]۔ ملاحظہ ہو، معالم مدرستین/۲/ ۴۴ ۵ ۔ ۴۸۔

[3]۔ مسند ابن حنبل ۳/ ۱۴ و ۱۵، ۱۷/ ۱۸۱ و ۱۸۲۔ صحیح مسلم ۱/ ۲۳۔

[4]۔ ملاحظہ ہو، نہج البلاغہ تحقیق صبحی صالح، خطبہ ۷ ٦۹/۲۔ اور امام علیؑ کی مظلومیت کا عالم یہ تھا کہ حکومت کے معابلہ مس آپ کے ناداں دوست معاویہ کی سیاست کو امام علیؑ کی سیاست پر ت رجیح دے رہے تھے ک امامؑ نے اسے نہج البلاغہ تحقیق صبحی صالح/۲۱۸ پر ذکر کیا ہے: "واللہ ما معاویہ بادھی منی لکنہ یغدر ویفجر..."۔

[5]۔ ملاحظہ ہو: شرح نہج البلاغہ، ابن ابی الحدید، ۲۱۹/۱۳ ۔ ۲۲۲، اس کے بعد اسی میں مذکور ہے کہ ابنی امیہ ہزار ماہ ۸۰ سال آپ پر سبّ و شتم کرتے رہے اس کے باوجود آپ کا انجام عزت و بزرگی پر ہوا۔

کردی کہ تم نے لعنت کوترک کردیااور سنت کوبدل دیاہے[1]۔ پھر حضرت علی کی شہادت کے بعد آپ کے فرزند امام حسن کو اپنی سازشوں کا شکار ہوناپڑااور دشمنوں کے پروپگنڈے اور دستوں کی جہالت نے حضرت کے لئے اتنی زیادہ مشکلات کھڑی کردی کہ آپ معاویہ سے صلح کرنے پر مجبور ہوگئے اوربرسوں میدان سیاست اور حکومت سے دور رہے[2]۔

اور جب امام حسینؑ کی نوبت آئی اور جب تک معاویہ زندہ تھا غلط پروپگنڈوں اور اپنے منافقانہ منصوبوں سے اہلبیت کی نسبت معاشرہ میں زیادہ سے زیادہ دشمنی کا بازار گرم کئے اور ان کی نسبت بے توجہی حاکم رہی مرحوم علامہ طباطبائی اس سلسلہ میں فرماتے ہیں: امام حسینؑ کی امامت کے پورے دس سالہ دور کے معاویہ کے زمانہ میں تمام اسلامی فقہ سے ایک حدیث بھی حضرت امام حسینؑ سے روایت نہیں ہوئی ہے[3]۔ مذکورہ بالا بیان کی بناپر روشن ہو جاتاہے کہ اس زمانہ میں اہلبیت سے لوگوں کا رجوع کرنااور ان کی طرف توجہ اور رخ کرنا صفر میں پہنچ چکا تھا۔ البتہ امام کی بے بسی، غربت اور مظلومیت خود اپنے خاندان کے درمیان بھی شروع ہوچکی تھی کہ عبداللہ بن عباس اور عبداللہ بن حعفر کہ اسی شجرہ طیبہ (بنی ہاشم) سے ہیں کو مکہ مدینہ میں امام حسین کا نام لینے کے جرات نہیں تھی یا عراق کے سفر میں آپ ساتھ جانے کی جرات نہیں تھی[4]۔ پھر امام حسین اپنا سیاسی وصیف نامہ اپنے بھائی محمد بن حنفیہّ کے حوالہ کر کی اپنے خاندان کے ہمراہ مکہ کے لئے عازم ہوگئے[5]۔ اور دلچسپ یہ ہے کہ اپنے بھائی محمد کو "علی" اور اپنے اطلاعات مرکز کا ذمہ دار اور ناظر مدینہ میں بنا کر چلے جاتے ہیں[6]۔

امام حسینؑ (ایک نقل کے مطابق) حج کے ایام میں ۹۰۰ سے زیادہ صحابہ اور تابعین کے مجموعہ میں مکہ میں ہیجان آور تقریر کرتے ہیں جس میں آپ اہلبیت کی فضائی و مناقب اور بنی امیہ کی ناپسندیدہ گفتار اور رفتار کی طرف اشارہ کیاہے[7]۔ آپ حرم امن الٰہی میں یزید کے کارگذاروں کے ذریعہ اپنے قتل کیے جانے والی سازش سے باخبر ہونے کے بعد (رسم حج کے تمام ہونے سے پہلے) ہی ایک خطبہ دے کر عراق کی جانب اپنے سفر کا فیصلہ کرتے ہیں اور یزید بن معاویہ سے جنگ ہونے کے احتمال کی لوگوں کو خبر دے کر مکہ سے خارج ہوگئے[8]۔

امام اپنی تاریخی تحریک میں اس کی تمام تر خصوصیات کے ساتھ اپنے عورتوں اور بچوں کو لے جانے کا ہتمام کرتے ہیں اور

---

[1]۔ ملاحظہ ہو: اسی حوالہ سے ۲۲۲/۱۳۔

[2]۔ ملاحظہ ہو: مروج الذھب ۴۳۰/۲۔۴۳۱۔

[3]۔ ملاحظہ ہو: مجلّہ نور علم شمارہ۸۰/۶، استاد رضا استادی کا مقالہ امام حسینؑ کے قیام کے ثمرات اور نتائج کے عنوان سے۔

[4]۔ یہ رہبر معظم آیت اللہ خامنہ ای کی تقریر سے ماخوذ ہے۔

[5]۔ ملاحظہ ہو: وہی حوالہ ۳۶۔

[6]۔ امام نے اپنے بھائی محمد حنفیہّ کو اس طرح فرمایا: "اماانت فلاعلیک ان تقیم بالمدینۃ فتکون؟" ملاحظہ ہو وہی حوالہ۔

[7]۔ ملاحظہ ہو نہج شہادت (مجموعہ سخنان امام حسینؑ) مقتل سلیم بن قیس/۲۱۶۔ کے حوالہ سے۔

[8]۔ ملاحظہ ہو امام کا انقلابی جملہ جس کے آخر میں فرمایا: "الاو من کان فینا باذلا مھجتہ موطنا علی لقاء اللہ نفسہ فلیرحل معنا فانی راحل مصبحا انشاء اللہ"۔

اس راہ میں بے مثال صبر و تحمل کے ساتھ جان دینے تک ثابت قدم رہے جس کا نتیجہ یہ ہوا کہ آپ کی اور آپ کے عزیز ترین اصحاب و انصار اور رشتہ داروں کی شہادت اور اپنے اہلبیت کی اسیری پر تمام ہوا اور حضرت زینبؑ اور امام زین العابدینؑ کے روشن کرنے والے خطبوں کے ہمراہ اسلام اور مومنین کے لئے بے شمار برکتیں سامنے آئیں۔

قیام عاشورا کی بررکتیں

ا۔ معاشرہ کی آگاہی اور بیداری:

اس عصر کی لوگ ہر خلیفہ ,حاکم ،امیر کو قبول کرتے تھے لیکن عاشورا کے قیام کی بعد اس نتیجہ پر پہنچے کہ ان کی اطاعت واجب نہیں ہے بلکہ ظالم و جابر حکام اور خلفاء سے مقابلہ کرنا چاہیے امام حسینؑ کی آواز لوگوں کے گوش گزار ہو کہ آپ کے نانا پیغمبر اکرمؐ نے فرمایا:

"من رأى سلطانا جائرا مستحلا لحرام الله، ناكثا عهده مخالفا لسنة رسول الله ، يعمل في عباد الله بالإثم والعدوان فلم يُغيّر عليه بفعل ولا قول كان حقا على الله أن يدخله مدخله"[1]۔

۲۔ بنی امیہ کے چنگل سے اسلام اور مسلمانوں کو نجات:

لوگ قیام عاشورا کے بعد بنی امیہ کے منافقانہ چہرہ کو پہچان گئے اور یہ جان لیا کہ یہ قوم اسلام کے مٹانے کے درپے ہے معاویہ بن ابی سفیان اور یزید بن معاویہ اور ولید بن یزید پیغمبر اکرمؐ کی تایئد کردہ اور امانت قرآن و عترت[2] کے ساتھ نہائت درجہ کی عداوت اور دشمنی کی اور معاویہ کی حضرت علیؑ کے ساتھ ناپسندیدہ اور غیر انسانی حرکت[3] اور واقعہ کربلا کے دردناک ہیں یزید کے بے نظیر جرائم اور حسین بن علی کی مظلومانہ شہادت تمام لوگوں پر واضح ہو گئی ولید بن یزید بھی اپنی غاصبانہ خلافت کے وقت قرآن کریم پر تیر چلایا اور مغرور انداز میں وحی الہی سے خطاب کرتے ہوئے کہا جب خدا کے پاس جانا تو کہنا کہ "ولید" نے مجھ پر تیر چلایا ہے[4] ان پست صفت اور درندوں کی بنا "ابوسفیان" جیسی ناپاک مخلوق ہے کہ سارے لوگ اس کی پیغمبر سے دشمنی اور اس کے نفاق سے آگاہ ہیں جن ایام میں اندھا ہو چکا تھا ایک مجلس میں پوچھتا ہے اس مجلس میں کوئی غیر ہے یا نہیں؟ اور ''اشهد ان

---

[1]۔ اس حدیث کا مرکز ثقلین ہے جو گزر چکی ہے۔

[2]۔ ملاحظہ ہو شرح نہج البلاغہ، ابن ابی الحدید ۲۲۲/۱۳۔ معالم مدرستین ۵۲/۲۔

[3]۔ ملاحظہ ہو مروج الذہب ۲۱۶/۳۔

[4]۔ استاد محمد رضا حکیمی کے ''عاشورا'' مقالہ سے نقل کیا ہے۔

لاالہ الااللہ ‘‘کی آواز سن کے بولا : دیکھو اس ہاشمی نے اپنا نام کہاں رکھ دیا ہے اور کس طرح بلند کر دیا ہے ؟امام علیؑ وہاں موجود تھے یہ سن کر آپ نے فرمایا : خدا تیری آنکھ کو رلائے خداوند عالم نے ان کے نام کو بلند کیا اور قرآن میں فرمایا : "وو ضعنا لک ذکرک" ابو سفیان نے کہا خدا اس کے آنکھ کو رلائے جس نے کہا مجلس میں کوئی غیر نہیں ہے"[1]عاشورہ کے قیام نے بنی امیہ خاندان کے کفر و نفاق اور ان کی اسلام دشمنی کو آشکار کر دیا ہمیشہ کے لئے اور ایک صدی کم وقفہ سے کم وقفہ میں ان کی بنیاد کو اکھاڑ پھینکا۔

۳۔ اہلبیت کی طرف لوگوں کی توجہ اور محبوب چہرہ کی شناخت :

عاشورا کا قیام اس درجہ موثر رہا کہ اس کے بعد اہلبیت عصمت و طہارت کے نام سے بہت سارے قیام اور انقلاب لائے کہ انہی میں سے مختار ثقفی کا قیام، توابین کا قیام ،زید بن علی کی تحریک اور عباسیوں کی تحریک اور قیام کی طرف اشارہ کیا جاسکتا ہے

۴۔ ظلم وستم کے خلاف صلاح طلب تحریکیں :

اکثر بیشتر اصلاح طلب تحریکیں اور اسلامی قیام اور اقدام کہ پوری تاریخ میں مسلمانوں سے ظاہر ہوئے ہیں وہ حسینیؑ خونین قیام اور عاشورا کی بے نظیر تحریک کا نتیجہ ہیں عاشورائے حسینیؑ کی پر تو میں ہونے والا نزدیک ترین اور نمایاں ترین انقلاب ایرانی انقلاب ہے جو اامام خمینی کی قیادت اور ور رہبری میں وجود آیا۔ہم یہاں پر اسلامی جمہوری ایران کے بانی کے بیانات کی طرف اشارہ کر رہے ہیں :

" محرم کا مہینہ شیعوں کے لئے عظیم مہینہ ہے جس میں جانثاری اور خون کی نتیجہ میں کامیابی حاصل ہوئی ہے صدر اسلام میں خاتم الانبیاء کی رحلت کے بعد عدالت وآزادی کے بانی بنی امیہ کی بے راہ روی اور گمراہی سے اسلام ظالموں کے حلق کا لقمہ بن رہا تھا اور عدالت فاسدوں کے پیروں تلے کچلی جارہی تھی کہ سید الشہدا نے اپنی تحریک چلائی اور اپنی اور اپنے عزیزوں کی قربانی سے اسلام اور عدالت کو نجات دی۔۔۔ ہمارے زمانہ میں پہلوے خاندان کی بے راہ روی سے ان کے اور ان کے ارباب کے حلق کا اسلام اور اس کے مصلحتیں لقمہ بن رہا تھا اور عدالت آزادی ڈیکیٹر نظام اور ریاکار اور دھوکہ دہی والی حکومت کے سائے میں تباہی پر چل رہی تھی کہ ایرانی قوم کی عظیم تحریک ۱۲/ محرم ۱۹۸۳/ (۱۵ خرداد ۱۳۴۲، مطابق ۵/جون/۱۹۶۳) چلی اور رنگ لائی۔ اور قوم کی قربانی ایران کی تاریخ میں ایک عظیم سر چشمہ بن گئی [2]۔امام خمینیؒ محرم کے آنے کے بعد ایران کی مسلم عوام کو نویں اور دسویں محرم کو شاہی حکومت کے خلاف ۱۳۵۷ش، مطابق ۱۹۷۸ء کو حتجاجات میں فرانس سے ایرانی قوم کے نام

---

[1]۔ ملاحظہ ہو صحیفہ نور/۱۰۰/از پیام امام خمینیؒ بہ ملت ایران در تاریخ ۵۷/۶۔

[2]۔ ملاحظہ ہو وہی حوالہ ۶۱/۴، ایرانی عوام کو امام خمینیؒ کا پیغام ۵۷/۹/۲۱۔

اہم پیغام بھیجا اور آپ نے اس پیغام میں تاکید کی "میں امید دل اور آپ کی محبت سے پر ولب عظیم مقاصد کہ شاہی حکومت کی سرنگونی اور شہنشاہت کی بساط لپیٹنے اور جمہوری اسلامی کا قیام ہے، فخر محسوس کرتا ہوں آپ لوگوں نے نویں اور دسویں محرم کے احتجاج میں اس سید مظلوم اور قربانی دینے والوں کے پیشوا سے تجدید عہد کیا ہے"[1]۔

گزشتہ انقلاب کی کامیابی میںش محرم کے کردار کے بیان میں شاید امام خمینی کی بہترین تعبیر ہو-"ماہ محرم کے داخل ہوتے ہی شجاعت، جانثاری اور انقلاب کے آغاز ہو گیا وہ مہینہ جس پر تلوار پر خون کو کامیاب ہوا۔۔۔"[2]،اس مرحلہ میں قیام عاشورا کی برکتوں اور موقعیت کا سرسری جائزہ لینے کے بعد ایران کے اسلامی انقلاب کے بعض نتیجوں اور اس کی ابتدائی حیثت کو بیان کریں گے۔

آغاز میں ایران کے اسلامی انقلاب کی حیثیت:

امام خمینیؒ کی بہترین سرگرمی رضا خان سے محمد رضا تک اقتدار کے منتقل ہونے کے دور میں حوزہ اور معاشرہ کی فکری اور ثقافتی اصلاح اور اس کے احیاء متقی اور اپنے زمانہ کے آگاہ دانشوروں کے تعلیم وتربیت کی راہ سے آپ نے ۱۳۲۳، مطابق ۱۹۴۴ء میں کشف الاسرار کتاب لکھی جس کا معاشرہ کی آگاہی میں بہت بڑا کردار ہے۔امام خمینیؒ نے اس نکتہ پر تاکید کی رضا خان کے ہٹنے اور محمد رضا کے اقتدار پر آنے سے رضا خانی حکومت میں انگشت شمار تبدیلی آنے کے سوا ملک کی حکومتی سسٹم میں کوئی خاص بتدیلی نہیں آئے گی اس لئے آپ مسلسل شاہی حکومت کی مخالفت کرنے کی موقع فراہم کرتے رہے کہ اس حصہ کی وضاحت خود امام کی بیان سے کررہے ہیں "شاہ نے اپنے غاصبانہ حکومت کے آغاز سے بے شمار خیانتیں کیں اور ایسے موارد بھی پیش آئے کہ اس بات کی صلاحیت پیدا ہوئی کہ اسے ملک سے نکال باہر کریں لیکن افسوس اس میں سستی کی"[3]۔میں آپ لوگوں کو بتاوں کہ ان چند مہینوں میںش جو مطلب ہے وہ ایک بنیادی مطلب ہے کم سے کم ۲۰ سال پہلے کا ہے کہ ان لوگوں نے ۲۰ سال پہلے یہ منصوبہ بنایا تھا کہ قم نہ رہے آیت اللہ بروجردی کے زمانہ میں بھی یہ منصوبہ تھا کہ یہ نہ رہیں قم نہ ہو لیکن حب ان کی موجودگی میں مفسدہ دیکھا اگر وہ کوئی کام کرنا چاہیں تو آپ کے انتقال کے بعد کریں ان لوگوں نے آغاز سے ہی مرکزی قدام کے نام سے شروع کیا دوسرے مرکز کو کچلنے کی کوشش کی ان لوگوں نے اس وقت منصوبہ بنایا اور سازش کی اور روحانیت کو نابود کرنے اور اس کے بعد

---

[1]۔ملاحظہ ہو وہی حوالہ ۲۲۵/۳۔امام کا پیغام ماہ محرم کی آمد کے موقع پر سال ۱۳۵۷۔

[2]۔ملاحظہ ہو صحیفہ نور ۱۳۹/۴،آنجلس امریکہ کے مفسر لوس کا امام خمینیؒ سے انٹرویو ۱۳۴۱۔

[3]۔ملاحظہ ہو وہی حوالہ ۹، روحانیت کے کردار کے بارے میں امام خمینیؒ کی تقریر ۱۳۴۱۔

اسلام کو مٹانے اور اسرائیل واس کے کارگذاروں کو فائدہ پہنچانے کا منصوبہ بنایا"[1]۔

امام خمینیؒ سے فرانس میں امریکہ ٹائمز اخبار کے نامہ نگار امام سے اپنے ۱۵ رسالہ مقابلہ کا تاریخچہ بیان کرنے کی درخواست کرتا ہے تو آپ نے اس طرح جواب دیتے ہیں: "آخر ۱۵ رسالہ مقابلہ کی داستان اس طرح ہے "کہ شاہ نے قوم وملت کی مصلحت کے خلاف کام کیے ابتداء میں علمائے اسلام نے اس کی مخالفت کی اور یہ مخالفت راتوں رات گرفتاری پر تمام ہوئی ۱۵/خرداد/۴۲، مطابق ۵/جون/۱۹۶۳ء جس دن کے بارے میں کہتے ہیں ۱۵ ہزار افراد شہید ہوئے تقریباً ایک سال تک جیل میں قید تھے پھر میں نے آواز ہونے کی بعد اپنے مقابلہ ارو مجاہدت کو جاری رکھا اور شاہ کے جرائم اور فسادات کا پردہ فاش کیا یہاں تک کہ شاہ کی سب بڑی ایک خیانت یعنی کاپیتولان سیون کا قضیہ پیش یا اور شاہ نے اپنے امریکی مشیروں کی حفاظت کی اس لحاظ سے کہ یہ قضیہ اسلام اور ملک کی مصلحتوں کی خلاف تھا لہٰذا میں نے اس کی شدت کے ساتھ مخالفت کی اور اس کے نتیجہ میں راتوں رات مجھے گرفتار کر لیا گیا اور تقریباً ۱۴ سال عراق میں رہا اس پوری مدت میں میں نے مختلف موقوں پر خواہ پوسٹروں میں یا تقاریر میں اعلان کیا اور جو واقعہ بھی سنتا تھا خاموش نہیں رہتا تھا اور اس کے بعد یہاں (فرانس) آیا ... [2]۔ شاہ اور شاہی حکومت کے اسلام کے خلاف جرائم کو جاننے کے لئے امام خمینیؒ کی تقریر کا یہ حصہ بطور نمونہ پیش کر رہے ہیں۔" میں پاس ایسی دلیلیں موجود ہیں کہ جابر حاکم اپنے ذاتی جنائت اور پست فطری کی وجہ سے لازمی حکم کے عنوان سے اسلام کی بنیاد ڈھانے کی فکر میں ہے فقہ وفقاہت کے مرکز پر مسلحانہ حملہ اور مراجع اور فقہائے اسلام کی توہین اور ہتک اور مکتب اسلام کے پروردہ افراد کو ہتکڑی بیڑی پہنانا اور انہیں جیل میں ڈالنا اور قرآن کی توہین اور تمام مذہبی مقامات کی ہتک اس کا نمایاں نمونہ ہے۔ مرد اور عورت کے ہر جہت کے حقوق کے مساوی ہونے کا اعلان اور منتخب اور منتخب سے رجولیت اور اسلام کو خذف کرنا اور قاضیوں کے شرائط میں سے مردانگی اور اسلام کی شرط کو ہٹانا اس کا دوسرا ظاہری نمونہ ہے۔ بیت اللہ حرام کے حجاج کے ساتھ سختی سے پیش آنا اور انہیں نظر انداز کرنا اور اس کے بدلہ اسرائیل کارگذاروں میں سے چند ہزار افراد کی مسافرت کے لئے سہولت اور اسباب فراہم کرنا اسلام کے حذف کی سازش کرنے کے لئے اور اُسے مذہب کا نام دینا اور ہوائی جہاز کے کرایہ میں چھوٹ دینا اور گمراہ فرقہ سے ہر ایک کو ۵۰۰ ڈالر دینا اور راہ تبدیل کرنے کی آواز کا آخر میں دوبارہ آغاز اور اس کے علاوہ بہت ساری آوازوں کا اٹھنا کہ اس کے بیان کرنے میں مصلحت نہیں ہے یہ اور اس جیسے لوگوں نے بندہ کو حیثیت سے زیادہ بنا دیا ہے اور میرے لئے شبہ نہیں ہے کہ ظالم کے مقابل سکوت اسلام اور مذہب کو خراب

---

[1]۔ ملاحظہ ہو آنجلس امریکہ کے مفسر لوس کا امام خمینیؒ سے انٹرویو، ۵۷/۹/۱۶۔

[2]۔ ملاحظہ ہو وہی حوالہ ۵۰/۱، علمائے ہمدان کا ٹیلگرام اور امام کا جواب، ۴۲/۲/۱۶۔

کرنے کے علاوہ ننگ وعار کے ساتھ نابودی ہے "[1]۔

ایران کی مسلمان قوم کو ۱۳۴۱ کے پورے سال میں جو دردناک حوادث بالخصوص حوزہ علمیہ کا سامنا ہوا تو امام خمینیؒ نے ۱۳۴۲، مطابق ۱۹۶۳ء کے نوروز میں معمومی غزا کا اعلان کیا اور یہی چیز تمام علمائے اسلام سے مطالبہ کیا[2]۔زمانہ جتنا ۱۵ خرداد ۱۳۴۲، مطابق ۵/جون/۱۹۶۳ء سے نزدیک سے نزدیک ہوتا گیا مقابلوں اور دھرنا دینا, بازار کو بند کرنا دھرنا دینا اجتماعات میں شدت آگئی بالخصوص یہ کہ ماہ محرم بھی نزدیک تھا۔امام خمینیؒ نے پیش آنے والی فرصت سے استفادہ کرتے ہوئے اور ماہ محرم کی آمد پر مذہبی انجمنوں کے مسولین کو خطاب کر کے واعظین اور خطبا حضرات کو ایک اہم پیغام دیا اس پیام کے بعض حصہ مذکور ہے حضرات کو معلوم ہونا چاہئے کہ اسلام کو آج خطرہ بنی امیہ سے نہیں ہے ظالم حکومت اپنی پوری طاقت کے ساتھ اسرائیل اور اس کے کارگذاروں کی حمایت کر رہی ہے اس حکومت پر وپگنڈہ کرنے کی ذمہ داری اور اہم پوسٹ انہیں دی ہے[3]۔

آج مجھے خبر دی گئی ہے کہ ان لوگوں نے بعض اہل منبر کو اٹھا کر حفاظتی ادارہ میں لے گئے ہیں اور ان لوگوں نے کہا کہ تمہیں تین چیزوں سے سروکار نہیں ہونا چاہیے اس کے علاوہ جو چاہو بیان کرو ایک شاہ دوسرے اسرائیل اور تیسرے یہ کہو کہ اسلام کو خطرہ ہے ٹھیک ہے اگر ہم نے ان تینوں امر کو الگ کر دیں پس ہم لوگوں کو کیا کہیں گے۔؟ ہم جو بھی مشکل ہے تین چیزوں سے ہے جس سے بھی رجوع کریں گے کہتا ہے شاہ نے کہا ہے مدرسہ فیضہ کو خراب کرو شاہ نے کہا ہے ان لوگوں کو مار ڈالو ...[4]۔

آپ حضرات ۲ سال یا ۳ سال پہلے کی خبری میں بہایئوں میں مراجعہ کریں تو وہاں لکھتے ہیں مرد اور عورت کے حقوق.برابر ہیں عبد البھاء کا نظریہ حضرات بھی اس کا اتباع کرتے ہیں شاہ نے نہیں سمجھا اور وہاں کی بلندی پر جاتا ہے اور جا کر کہتا ہے مرد ہو عورت کے حقوق.برابر ہیں !آقا یہ کسی نی آپ کو انجیکشن دیا ہے مگر آپ بہائی ہیں کہ میں کہوں کافر ہے نکال باہر کریں؟ عورت کو فوجی بنانا عبدالبہا کا نظریہ اس کی جنتری موجود ہے نہ کہو کہ نہیں ہے شاہ نے اسکو نہیں دیکھا ہے ؟[5]

خدا کی قسم میں نے دیکھا ہے کہ حفاظتی ادارہ شاہ کو لوگوں کی نظروں سے گرانا چاہتا ہے تاکہ اسے نکال باہر کردیں لہذا اس تک مطالب کا پہونچانا معلوم نہیں ہے ہمارے تاثرات زیادہ ہیں شاہ اور اسرائیل کے درمیان ہمارے روابط کیا ہیں کہ حفاظتی ادارہ

---

[1]۔ ملاحظہ ہو وہی حوالہ ۱/۷ ۳، امام کا پیغام علمائے اعلام و حجج اسلام کے نام، ۴۱/۱۲/۲۳۔

[2]۔ ملاحظہ ہو وہی حوالہ ۱/ ۵۲۔ ۴۲/۲/۲۸/۷۔

[3]۔ ملاحظہ ہو وہی حوالہ ۱/ ۲۵، بہمن ماہ ۴۱، اور ۱/ ۴۳، ۱۴۲/۲۳/۳، ٹیلگرام آیت اللہ حکیم کو۔

[4]۔ ملاحظہ ہو وہی حوالہ ۱/ ۱۳۔ ۱۴۰۔ ۴۲۔

[5]۔ ملاحظہ ہو وہی حوالہ ۱/ ۴۵۔ ۵۷۔

کہتا ہے اسرائیل کی بات نہ کرو شاہ کے بارے میں بھی کوئی بات نہ کرو؟ ان دونوں کے درمیان کونسی مناسبت ہے ؟ مگر شاہ اسرائیلی ہے ؟ حفاظتی ادارہ کی نظر میں (اقوام متحدا) شاہ یہودی ہے "[1]۔

جیسا کہ آپ ملاحظہ کر رہے ہیں امام نے اس تقریر میں خود شاہ کو مورد عتاب اور خطاب قرار دیا ہے اور شاہ حق بات سننے کی طاقت نہیں رکھتا ناراض ہوا اور اس کے مامورین نے امام خمینیؒ کو راتوں رات گرفتار کر لیا کہ اس کے بعد ۱۲ محرم (۱۵ خرداد) کا واقعہ پیش آیا کہ امام اس کی اس طرح توصیف کرتے ہیں :

" میں نے اب تک اپنی گفتگو میں عاجزی محسوس نہیں کی ہے اور آج خو کو عاجز سمجھ رہا ہو آپنے روحانی آلام کے اظہار سے عاجز ہوں کہ عمومی طور پر اسلام کے حالات اور خصوصی طور پر ایران کے حالات اور وہ واقعات جو اس منحوس ایک سال میں پیش آئے بالخصوص علمی مدارس کے واقعات (۱۵ خرداد) کہ اس واقعہ کی مجھے خبر نہیں تھی یہاں تک قید نظری بندی میں تبدیل ہو گئی اور باہر سے مجھے خبر ملنے لگی۔ خدا جانتا ہے کہ ۱۵ خرداد کے دردناک واقع نے مجھے ہلا کر رکھا دیا ہے ۱۵ خرداد نے اس ملک کے دامن پر ننگ کا دھبہ لگا دیا ہے کہ آخر تک مٹنے والا نہیں ہے ان لوگوں نے خود بھی کہا ہے کہ ۱۵ خرداد کا واقعہ شرمناک ہے میں بھی کہتا ہوں شرم آور ہے لیکن نکتہ بیان نہیں کیا اور میں وہ نکتہ بیان کر رہا ہوں شرم یہ ہے کہ ٹینک ,توپ , تھنک اور کلیشنگ کوپ وغیرہ اس فقیر ملت کے مال سے لائی گئی ہے اور اسی فقیر ملت کو بے دخل بنا دیا ہے "[2]۔

امام خمینیؒ نے جیل سے آزاد ہونے اور کاپیتولاسیون کے اسیری کی تجویز کے فاصلہ میں (کہ تقریباً ۶ ماہ کا طولانی عرصہ ہے) چند اہم تقریر کیں کہ ہر ایک میں شاہی حکومت کی خیانت اور اس کا سامراج اور اسرائیل کے ہم پیمانی ہونے کا راز کھولا لیکن سنا پارلیمنٹ میں کاپتولاسیون کا شرم آور قانون اور قومی کابینہ کی تجویز منظوری سے آگاہ ہوتے ہی آپ نے تاریخی , جھنجھوڑ دینے والی اور جوشیلی تقریر کی کہ ہم اس کے بعض حصہ کو ذکر کر رہے ہیں "انا للہ وانا الیہ راجعون " میں نے اپنے قلبی تاثرات کا اظہار نہیں کر سکتا میرے قلب پر دباو ہے دن شمار کر رہا ہوں کہ کس وقت موت آ جائے ۔ایران میں اب عید نہیں ہے ایران کی عید کو عزا میں بدل دیا گیا ہے (حاضرین کا گریہ) ایران کی عظمت ختم ہو چکی ہے کیا قوم و ملت کو معلوم ہے کہ ان دنوں پارلیمنٹ میں کیا ہو رہا ہے؟ اس شرمناک رائے کے مطابق (کاپیتولاسان) اگر ایک امریکی مشیر یا مشیروں کا خادم ایران کے کسی مرجع تقلید یا قوم کے کسی محترم شخص یا ایران کی کسی اعلیٰ عہدیدار کے ساتھ جو بھی جسارت کر دے , جو خیانت کرے , پولیس کو اسے گرفتار کرنے کا حق نہیں ہے اور ایران کے محکمہ اس کی رسیدگی کرنے کا حق نہیں رکھتے لیکن اگر ان کے ایک کتے کے ساتھ کوئی چھیڑ چھاڑ کرے تو پولیس کو دخالت کرنا چاہے اور عدالت اس کی بازپرس کرے... بعض با خبر ذرائع ابلاغ نے مجھے خبر دی ہے یہ رسوا کن تجویز

---

[1]۔ ملاحظہ ہو وہی حوالہ ۶۸/۱، قید سے آزاد ہونے کے بعد امام کا بیان ۲۵/۲/۴۳۔

[2]۔ ملاحظہ ہو وہی حوالہ ۱۰۹/۱، امام کا پیغام ملت ایران کے نام، ۴/۸/۴۳۔

کی رائے پاکستانی, انڈونیشا, ترکی اور مغربی جرمن حکومتوں کے لئے یہ ان میں سے کسی نے قبول نہیں کی کیا یہ ایران کی حکومت ہے کہ جو اپنی قومی حیثیت اور اسلامیت کے باوجود ہم سے کھلواڑ کر رہی ہے ۔۔۔ اب میں اعلان کر رہا ہوں کہ پارلیمنٹ کی یہ شرمناک تجویز اسلام اور قرآن کے خلاف ہے اور اس کی کوئی قانونی حیثیت نہیں اگر عیار اس ناپاک رائ سے سواء استفادہ کرنا چاہیں گے تو ہماری ملت کا وظیفہ تعین ہو جائے گا "[1] اس تقریر کے بعد امام امت کو ترکیہ اور اس کے بعد عراق جلاوطن کر دیا گیا اور ۱۵ سال تک ملت ایران سے دور رہے لیکن آپ نے قوم کی ہر فرد سے تقریروں کی سیڈیز اور پیغامات کے ذریعہ اپنا رابطہ قائم رکھا اس سلسلہ میں ہم مقتضی دیکھ رہے ہیں کہ مصر کے ایک مشرق شناس کی بات نقل کر رہے ہیں " کسی صورت عمومی طور پر مشرقی ملتوں اور خصوصی طور پر اسلامی اقوام انقلاب کی عظیم تاثیر کو نظر انداز نہیں کیا جا سکتا یہ انقلاب صرف اور صرف دنیائے عصر حاضر میں ہے جو ایک اسلامی نظریہ کی بنیاد پر رونما ہوا ہے اور اس کے سر فہرست امام خمینی کی قیادت ہے ایک مذہبی مرد جلاوطنی اپنے ماننے والوں اور مقلدین سے دور اس مرد نے صعوبتیں برداشت کی ہیں اور عصر جدید کے ایک انقلاب کی قیادت میں کامیاب ہوا امام خمینی کی شخصیت کا مطالعہ کرنے سے حقیقی اسلام کی روح کو اس کی انوکھی اور اچھوت شکل میں پہچانا جا سکتا ہے ۔ رسول اکرمؐ کی ہجرت کے ۱۴۰۰ سال گذرنے کے بعد اسلامی بنیادوں پر از سر نو ایک ملک کی بنیاد رکھی کہ اس کی سیاسی اور اجتماعی سارے ادارے اسلامی اصول سے بدل دیے گئے ہیں اور از سر نو اس کی بنیاد رکھی گئی ہے "[2] انقلاب کے ۱۵ سال پہلے کے حوادث اور اس کے بعد کے واقعات نقل کرنے کی کوئی ضرورت نہیں ہے اتنا جان لینا کافی ہے کہ سینکڑوں خطوط, پوسٹر, تقریر اور انٹرویوز عظیم الشان قائد امام خمینیؒ کی پیغمبر کی طرح رہبری اور قیادت کا نتیجہ ہے کہ ان کی زیادہ تر تعداد بیرونی خبر رساں ایجنسیاں اور مغرب و مشرق کی ممتاز شخصیات تشکیل دیتی ہیں کہ جو انقلاب اسلامی کی نشانی اور بے نظیر حکیم کا کردار ہے یہ اس تاریخی عظیم موجود کی طرف عالمی محفلوں کی توجہ کی حکایت کر رہا ہے "[3] مقالہ کے اس مرحلہ کی تدریس کے پورے مورچہ کے دوران حوزہ ہای علمیہ کی وزنی ترین اور بلند ترین کرسی میں طولانی راہ گھٹن کے طولانی برسوں اور ایرانی عوام کے سامنے جو مشکلات تھیں ان کے لئے راستہ اور حرکت کرنے کی ڈگر کی تصویر کھینچ دی // گھٹن کے آخری برسوں میں یہ رہنمائی سرعت قاطعیت اور پیغمبر کی طرح صاف گوئی کی مانند تھی۔ مشکلات کے پہاڑ, بے یقینی اور ناتوائی کے درمیان ایک قوم کے عبور کرنے کی وسعت کے بقدر راستہ کھول دیا۔

شاہ کی مسلط کردہ جنگ کے خلاف آخری دور میں

۱۳۵۶ کے اوایل میں ۱۲ بھمن ۵۷ تک حوادث سے پر دور ہے کہ ان میں سے ہر ایک امام خمینی کے پیغامات اور پوسٹروں میں

---

[1] ۔ ملاحظہ ہو وہی حوالہ امام خمینیؒ اسورہ جاودانہ، تاریخ ۴۲، مقالہ دکتر ابراہیم دسوتی مصری۔

[2] ۔ ملاحظہ ہو وہی حوالہ صحیفہ نور ج۱۔ ۴۔

[3] ۔ ملاحظہ ہو وہی حوالہ مقدمہ صحیفہ نور ۱/۶۔

قیادت کے کردار کو روشن کرتا ہے اور ایک گروہ کے اضطراب , تشوش اور حیرت کے درمیان صاف گوئی سے کام لیتے ہیں اور دوسرے گروہ کی جہالت اور نادانی کے درمیان ہمیشہ قاطعیت کے ساتھ حرف آخر بیان کیا جس راہ کو لوگوں کو طے کرنا چاہیے تھا اسے آپ نے دیکھا دیا ہے ۔ البتہ اس میں شک نہیں کہ لوگوں نے وہی راہ خمینی کا انتخاب کیا اور اسی راہ کو طے کیا۔ پھر انقلاب کی کامیابی کے بعد دسیوں بڑے بڑے اور تقدیر ساز واقعات ہوئے لیکن صرف اور صرف امام کا سنجیدہ اور متین بیان تھا جس نے انقلاب کی راہ کو پہچانا اور اپنے سوالوں کے جوابات حاصل کیے اور اپنے شبہوں کو دور کیا ۔ اگر یہ الہی رہبری نہ ہوتی تو کاروان انقلاب کہاں جاتا اور یہ الٰہی خطیب نہ ہوتا تو یہ قافلہ کس سمت جاتا ؟[1]

امام خمینی کی سیاسی اور اجتماعی نظریات اور ان کا عاشورائی ثقافت سے ربط :

اصل حکومت اسلامی پر زور دینا:

امام خمینیؒ کی طرف سے اس مسئلہ کی تجویز اور اس پر تاکید مقابلہ کے آغاز سے کامیابی تک اس کی زبردست اہمیت کی علامت ہے , قابل ذکر ہے کہ امام خمینی سے انٹرویو میں اکثر شخصیات تبلیغاتی محفلوں اور عالمی معتبر خبر رساں ایجنسیوں کی طرف سے ہونے والوں اہم سوالوں میں سے ایک سوال کی طرف سے ہونے والوں اہم سوالوں میں سے ایک سوال حکومت اسلامی کی کیفیت کے بارے میں ہے[2]۔ اس موضوع کی اہمیت امام خمینیؒ کے چند جملوں میں واضح ہو جاتی ہے " یہاں پر تمام حکومت کا حال معلوم ہو جائے گا اور اسلامی حکومت کی قانونی حیثت کا اعلان ہو جائے گا "[3]۔

"ہم لوگ ولایت کا عقیدہ رکھتے ہیں لہٰذا ہمیں اسلامی حکومت تشکیل دینے کی ضرورت کا عقیدہ رکھیں اسلامی حکومت کی راہ میں مقابلہ ولایت پر عقیدہ رکھنے کالازمہ ہے "[4]۔

توجہ رکھیں کہ آپ لوگ اسلامی حکومت تاسیس کرنے کی ذمہ داری رکھتے ہیں اپنے آپ پر اعتماد رکھیں اور یہ جان لیں کہ اس کام کو آپ انجام دے سکتے ہیں"[5]۔ امام حسینؑ کے خطبوں کے درمیان اس نظریہ کی علامت ہمیں ملتی ہے جسے "مجاری الامور بید العلماء باﷲ الامنا علی ملالہ وحرامہ" امور کا اجرا کرنا الھی علما ء اور حلال و حرام

---

[1]۔ ملاحظہ ہو وہی حوالہ صحیفہ نور ۱/سے ۴، جلدیں۔

[2]۔ ملاحظہ ہو وہی حوالہ کشف الاسرار، ۲۲۲۔

[3]۔ ملاحظہ ہو وہی حوالہ کتاب ولایت فقیہ حضرت امامؒ، ۲۲۔

[4]۔ گفتگو حسین بن علیؑ مدینہ سے کربلا تک، ۱۴۲۔

[5]۔ ملاحظہ ہو وہی حوالہ /۱۸۔

کے جاننے والے امین افراد کا کام ھے"یا " اھل بیت محمد اولی بھذا الامر منا ھو لاء ال مومن مالیس لھم"[1]۔

ان دعویداروں سے جن کے لئے کچھ نہیں ہے محمدؐ کے اہلبیت اس امر کے زیادہ حقدار ہیں اس طرح "علی الإسلام السلام إذا بلیت الأمة براع مثل یزید"[2] جاننا چاہئے کہ امام خمینیؒ اسلامی حکومت کی تجویز کے وقت "ولایت فقہ" کے مسئلہ کو معاشرہ میں حکومت کی ترقی یافتہ ترین شکل پیش کی کہ اس کو اسلامی انقلاب کے عالی شان اور قیمتی نتائج شمار کر سکتے ہیں۔ ولایت فقیہ کی اصل کی بنیاد پر حضرت ولی عصر(عج) کی غیبت کے زمانہ میں ولایت اورامت کی امامت ور ہبری اپنے زمانہ کے باخبر عادل شجاع، مدیر اور مدبر ولی فقہ کے ذمہ ہے اور یہ بھی پیغمبر اکرم اور ائمہ اطہار کی ولایت کے سوا کوئی اور چیز نہیں ہے۔ واضح ہے کہ اس نظریہ کے ساتھ ساتھ دیگر نظریات بھی پیش کیے جاتے ہیں کہ امام خمینیؒ کے نزدیک قابل قبول نہیں ہیں[3]۔ یہ نظریہ عاشورا کی ثقافت کے ساتھ حضرت حسینؑ بن علیؑ کے مشہور نظریہ ہے کہ جس کی طرف ہم نے اشارہ کیا ہے"مجاری الامور بید العلماء"[4]۔ امام خمینیؒ نے ۱۳۶۲، مطابق ۱۹۸۳ء میں مجلس خبرگان کو جو پیغام بھیجا اس میں اس طرح فرمایا ہے "ہم جانتے ہیں کہ سوپر پاور طاقتیں اور ان سے وابستہ حکومت شہنشاہی اور ملکی اسلام مخالف نہیں ہیں بلکہ ان کی تائید بھی کرتی ہیں، جو اسلام ابلیس کے حیلوں اور اس کے پھیٹوں کے ذریعہ پیش کیا جاتا ہے کہ علمائے اسلام مسلمانوں کے سیاسی و سماجی مسائل میں مداخلت نہ کریں اور قرآن کے موافق عقل کے واضح حکم کو نظریہ انداز کرتے اور "مجاری الامور بید العلماء" والی حدیث کو ضعیف اور اچھی بات"و اما الحوادث الواقعة فارجعوا فیھا إلی رواة حدیثنا فانھم حجتی علیکم و انا حجة الله علیھم"اور اس قسم کی دیگر احادیث کو بے معنی کرتے یا اس کی تاویل کرتے ہیں وہ ان کی سو فیصد تائید کی حامل ہیں۔

وہ لوگ علی بن ابی طالبؑ کے اسلام سے ڈرتے ہیں اسلام کا وہ دالدادہ شہید ان لوگوں کی طرح فکر کرتا اور مسجد اور گھر کے علاوہ کہیں اور نہیں جاتا نہ جنگ صفین و نہروان اور جنگ جمل پیش آتی اور اگر سید الشہدا ان لوگوں جیسی فکر رکھتے اور اپنے جد کی قبر کے پاس ذکر و دعا میں مشغول ہو جاتے تو کربلا کا دردناک واقعہ پیش نہ آتا خدا کے چاہنے والے ٹکڑے ٹکڑے نہ ہوتے اور آل اللہ کو اسیری کا دن دیکھنا نہ پڑتا"[5]۔

امام خمینیؒ کا ایک دوسرا موقف اسلام اور مسلمانوں کی اصلی دشمنوں کا تعارف ہے کہ آپ نے گوناگوں فرصتوں سے اور

---

[1] ان لوگوں کے نظریہ کے مانند جو اسلامی حکومت کو عوام اور حاکم کے درمیان ایک معاہدہ جانتے ہیں جس کی وکالت فقیہ کے عنوان کی طرف بازگشت ہوتی ہے نہ ولایت فقیہ کی طرف اور دوسرے لوگوں کے نظریہ کے مطابق اساسی قانون کی بنیاد پر نہ اس سے بالاتر فقیہ کا حق جانا ہے کہ یہ نظریہ لیبرالسٹ نظریہ سے متأثر ہے۔

[2] ملاحظہ ہو تحف العقول، ۲۳۸۔

[3] ملاحظہ ہو کلام امام اور راہ امام دفتر دہم، ۱۶۰۔۱۶۳۔

[4] ملاحظہ ہو صحیفہ نور ۱/۱۱۱، پیام امام، ۴۳/۸/۴۔

[5] ملاحظہ ہو وہی حوالہ ۱/۱۰۲۔۱۰۶۔

مختلف طریقوں سے استعمال کرتے ہوئے ان کی حقیقت کا پردہ فاش کردیا اور ان کے سر فہرست امریکہ اور اسرائیل کے چہروں سے نقاب الٹ دی اور محمد رضا پہلوں کا راز فاش کیا اور اس راہ میش غایت درجہ شجاعت اور جوانمردی کے ساتھ آگے بڑھتے رہے امام خمینیؒ نے ۱۳۴۳، مطابق ۲۶/اکتوبر ۱۹۶۴ء میں کاپیستولاسیون کے شرمناک تجویز کو در کرنے کے لئے اپنی مشہور تقریر میں فرمایا:

"دنیا کی طاقتیں اور سوپر طاقیتں جان لیں کہ اگر خمینی تن تنہا ہو جائے گا تو اپنی راہ کو کفر و شرک اور بت پرستی کا مقابلہ ہے، کو باقی رکھے گا"[1]۔

"آقا: میں خطرہ کا اعلان کر رہا ہوں۔ اے اسلام کے رہبروں اور ٹھیکیداروں اسلام کی فریاد کو پہونچو! اے علمائے نجف اسلام کی مدد کرو اے علمائے قم اسلام کی نصرت کرو! ہم لوگ امریکہ کے قدموں تلے کچلے جایں اور ان کے سامنے گھٹنے ٹیکیں اس لئے کہ ہم ضعیف اور کمزور قوم ہیں؟ امریکہ انگلینڈ سی بدتر اور انگلینڈ امریکہ سے بدتر، روس ان دونوں سے بدتر سارے کے سارے ایک دوسرے سے بدتر اور حد درجہ ناپاک اور گندے ہیں لیکن آج ہمارا سر وکار ان خبیثوں سے ہے امریکہ سے ہے ہماری ساری مشکلات کی جڑ امریکہ ہے ہماری ساری پریشانی اس اسرائیل سے ہے"[2]، "اہم ترین اور دردناک ترین مسئلہ جس میں اسلامی اقوام اور غیر اسلام ملتیں گرفتار ہیں یہ امریکہ ان پر مسلط ہے اور سب جڑ امریکہ ہے آپ دینا کے محروم اور کمزور عوام اور انسانوں کا فرد اًفرداً دشمن ہے"[3]۔

اسلامی انقلاب ایران کی کامیابی کے شرائط اور حالات سے پہلے بھی امام خمینیؒ کی سیاسی تکنیک اور انقلابی موقف کہ امام نے کے ساتھ تحریک آگے بڑھائی اور دشمنوں کا زوال ہو گیا کی طرف اشارہ کریں گے۔

گوناگوں دھڑوں اور پارٹیوں کو بازاریوں سے لیکر، کارخانوں میں کام کرنے والی اور اداروں کے ملازمین تک کہ ان میں سر فہرست صنعت نفت میں کام کرنے والوں کا دھرنا دینا ہے جو شاہی حکومت کے زوال اور اس کی شکست میں موثر کردار ادا کیا ہے"[4]۔

قوم مختلف پارٹیوں اور طاقتوں کو اتحاد و یکجہتی کی دعوت[5] مخالف افواج کو گوشہ نشینی پر مجبور کرنے اور دشمن کو دہشت زدہ

---

[1]۔ ملاحظہ ہو وہی حوالہ ۱۳/۸۳، امام کا پیغام بیت اللہ الحرام کے زائرین کے نام، ۵۹/۶/۲۱۔

[2]۔ ملاحظہ ہو صحیفہ نور ۳/۱۶۲۔ ۸۳۔ ۱۰۱۔

[3]۔ ملاحظہ ہو وہی حوالہ ۱/۸۱۔ ۲۵۳، ۲/۳۔ ۹/۶۲۔

[4]۔ ملاحظہ ہو وہی حوالہ ۴/۵۵۔ ۵۶۔ ۶۱۔

[5]۔ ملاحظہ ہو وہی حوالہ ۲/۱۷، اور ۱۱۰۔ ۱۱۲۔ ۱۷۲۔

بنانے کے لئے احتجاجات کرنے اور کڑوڑوں آدمیوں پر مشتمل روڈ پر آنے بالخصوص نویں اور دسویں محرم کو[1] ملکوں کے رہبروں اور ملک سے باہر طالب علموں کی متحدہ انجمنوں کے نام پیغام بھیجنا نیز پیغام اور تقریروں کی سیڈیز اور ان کا ملکی سطح پر تقسیم کرنا[2] قوم کو تحریک کے زمانہ کے حالات سے باخبر کرنے, دشمن کی پوریشن سمجھانے اور آئندہ تحریک کو راہ و روش کی منظر کشی کرنے کے لئے مسلمان اور مجاہد افسروں, کمانڈوز اور مجاہدوں کو چھاونی سے فرار کرنے کا قطعی دستور صادر کرنا اور فوج کا اپنے ضمیر فروش آفسروں کی اطاعت کے واجب نہ ہونے کا حکم صادر کرنا[3] اور حکومتی اداروں اور وزارتوں میں فاسد کارکنوں اور وزراء کو قبول نہ کرنے کا دستور ار وشاہی حکومت کو مالیات اور ٹیکس نہ دینا تاکہ تیزی کے ساتھ ان کا زوال ہو جائے[4]، کام کرنے والوں اور کارگذاروں کے گروہوں میں محرومین اور نقصان پہونچے والوں پر خاص توجہ[5] ہم امام خمینیؒ کے مجاہدانہ مواقف کو عاشورا کی ثقافت سے ربط رہتے ہوئے حضرت ابو عبداللہ کی فرصتوں کو غنیمت سمجھتے ہوئے مندرجہ ذیل موارد کا موازنہ کریں گے۔

امام حسینؑ مرکز خلافت کے جرائم اور ان کے نفاق کو برملا کرنے اور عمومی افکار کو اس کا مقابلہ کرنے میں اپنی طرف متوجہ کرنے کے لئے بصرہ اور کوفہ والوں نیز چند افراد بنی ہاشم اور دوسرے لوگوں کو متعدد خطوط لکھے اور مدینہ کے حاکم اور مروان ملاقات ہوئے اور مقامات پر مختصر گفتگو اور تقریر فرمائی ہے اس موقف کے سنجیدہ ہونے اور ہر قسم کی ضروری تحریک کے لئے آمادگی کا مرکز یہاں سے سمجھتے ہیں کہ امامؑ نے حاکم مدینہ کے پاس داخل ہوتے ہی اپنے مسلح ۳۰ افراد کو اپنے ہمراہ لے گئے[6]۔

امام حسینؑ نے اپنے ساتھیوں کے ساتھ مکہ سے اس وقت اپنی تحریک کا آغاز کیا کہ شہر مکہ مناسک حج کی ادائیگی کی وجہ سے تمام اوقات سے زیادہ بھیڑ اور مجموع رکھ رہا تھا آنحضرت نے اپنے انقلاب اور ہیجان آور خطبہ میں فرمایا:

"من كان باذلا فينا مهجته، وموطنا على لقاء الله نفسه، فليرحل معنا فإنني راحل مصبحا إن شاء الله تعالى"[7]۔

امام حسینؑ کی ایک اہم ملاقات مکہ کے باہر اونٹ کے مالکوں کا موضوع پر جو اونٹوں پر لاد کر قیمتی اجناس یزید کے دربار میں

---

[1]۔ ملاحظہ ہو وہی حوالہ ۱۱۰/۴۔۱۰۱۔

[2]۔ ملاحظہ ہو وہی حوالہ ۱۴/۴۔۲۳۶۔۲۳۷۔۲۴۶۔

[3]۔ ملاحظہ ہو وہی حوالہ ج۱۰۱، ۱۴۲۔

[4]۔ ملاحظہ ہو گفتگو حسین بن علیؑ مدینہ سے کربلا، ۵۲۔۵۷۔۷۲۔

[5]۔ ملاحظہ ہو وہی حوالہ، ۶۳

[6]۔ ملاحظہ ہو وہی حوالہ ۱۰۱۔۱۰۲۔

[7]. ملاحظہ ہو وہی حوالہ صحیفہ نور ۲۵،۱۔

لے جارہے تھے کہ آنحضرت نے ان کے تمام سامانوں کو لیکر فرمایا:

"من احبّ منکم ان منصرف معنا الی العراق او فینا کراءہ واحسنّا صحبته ومن احبّ المفارقۃ اعطیناه من الکرا علی ماقطع من الارض".

خلاصہ یہ کہ اگر میرے ساتھ آنا چاہتا ہے تو بہتر ہے ورنہ صرف یہاں تک کرایہ لے لے تاریخ یہاں پر حکایت کررہی ہے کچھ لوگ آپ کی ساتھ جانے کے لئے رک گئے اور کچھ واپس چلے گئے[1]۔ یہاں پر امام خمینیؒ کی سرنوشت ساز ایک تقریر کو مقابلہ کے پہلے دنوں میں ذکر کریں گے تاکہ اسلامی انقلاب کی عاشورا کی ثقافت سی ربط کا مسلہ واضح ہو جائے۔

"مسلمانو آگاہ ہو کہ اسلام کفر کے خطرہ سے دوچار ہے مراجع عظام، علمائے کرام ہیں سے بعض قید میں ہیں اور بعض نظر بند ہیں تہران میں آیہ اللہ خوانساری اور آیہ اللہ بھبھانی پر شدید محاصرہ اور کڑی نظر رکھی ہے۔ہمارے ساتھ قرون وسطیٰ کے غلاموں جیسا معاملہ کررہے ہیں خداوند عالم کی قسم مجھے ایسی زندگی پسند نہیں ہے "انی لا اری الموت الاسعادہ و لا الحیاۃ مع الظالمین الا برماً" امام خمینیؒ کے موقف کا عاشورا کی ثقافت سے رابطہ کے لئے اتنا کافی ہے کہ ہم یہ جانیں کہ امام حسینؑ نے مدینہ میں اپنے وصیت نامہ میں عراق سفر کرنی کا اپنا مقصد امر بالمعروف و نہی از منکر جانا ہے "[2] اور امام خمینیؒ بھی اپنی ایک تقریر میں اس طرح فرماتے ہیں: "جب سید الشھدا امام حسینؑ دیکھتے ہیں کہ لوگوں کے درمیان ایک ظالم و جابر حاکم حکومت کررہا ہے لوگوں کے ساتھ ظلم کررہا ہے تو آپ نے کہا اس کا مقابلہ کرنا چاہئے اور اسے روکنا چاہے انبیاء کی سیرت بھی یہی رہی ہے چنانچہ ایک ظالم و جابر لوگوں پر حکومت کرنا چاہتا ہے تو اس کے مقابلہ میں پائیداری دکھانا چاہیے اگرچہ جہاں پر جاکر تمام ہو۔ پس ہمیں اس کی کوئی پرواہ نہیں ہے کہ اگر راہ حق میں قتل ہو جائیں تو کوئی بات نہیں ہے بلکہ کامیابی ہے اور اگر قتل کرڈالیں تو حق کی راہ میں ہے اور یہ کامیابی ہے "[3]۔

واضح ہے کہ دیگر مواقع پر انشااللہ امام خمینی کے دیگر موقفوں اور ان کے امام حسینؑ کی عاشورائی ثقافت سے ربط کی تحقیق کریں گے اسلامی انقلاب ایران کے امام مہدی (عج) کے انقلاب تک سلسلہ کے جاری رہنے کی آرزو نیز رہبر معظم اور فرزانہ انقلاب آیہ اللہ خامنہ ای کی صحت و سلامتی اور طول عمر کی تمنا کے ساتھ ہم اس مقالہ کو ختم کررہے ہیں

حوالہ لکھنا ہے

---

[1]۔ ملاحظہ ہو وہی حوالہ

[2]۔ ملاحظہ ہو گفتگو حسین بن علیؑ مدینہ سے کربلا تک ۳۶۔

[3]۔ ملاحظہ ہو صحیفہ نور، ۲۰۸/۲۔